## سوال

اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

## جواب

*السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ*

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں' مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ' ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ' تجانیہ' ترقاویہ' وازانیہ' دلائیہ' ناصریہ' علویہ' کتانیہ اوردیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجودہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے توباہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اورادمیں سوباراستغفاراورسوباردرودشریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اورسوبارلاالہ الااللہ اورشام کوبھی اسی قسم کے وظیفے میں' اس کے ساتھ نمازبروقت اداکرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جوشخص ان سے وظیفہ حاصل کرتاہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماءکہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والاشخص گمراہ' بدعتی اورمشرک ہے' کیونکہ جناب رسول اللہa اورصحابہ کرامe کے دورمیں صوفیانہ سلسلے اورطریقے موجودنہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتاہوں' کیونکہ ''مشرک'' کالفظ بہت سخت ہے اورمشرک پرتوجنت حرام ہے اوراس کاٹھکانہ جہنم ہے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!*

*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پرزہداورعبادت کارنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اورخرافات موجودہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفردنام کاذکرکرنامثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یاضمیرغائب کے ساتھ اس کاذکرکرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو۔۔۔) یاایسے نام سے ذکرکرناجسے اللہ تعالیٰ نے اپنانام بیان نہیں فرمایامثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساتھ وہ جھومتے ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں،تالیاں بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یاذکرکے کلمات کے حرکات وسکنات کومنضبط کرنے کےلئے بسااوقات سازبھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جورسول اللہ ﷺ سے قولاًثابت ہیں نہ عملاًاورنہ خلفائے راشدین اوردیگرصحابہ کرامؓ ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نوایجادکام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک بلیغ وعظ ارشادفرمایا' جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیداہوئی اورآنکھوں سے آنسوبہہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ''یارسول اللہa! یہ توایسالگتاہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ توہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔ ''آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْداً حَبَشِياً، وَأَنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَيَسَرَى اِخْتِلَافاً كَثِيراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتاہوں اور(حکم) سن کرتعمیل کرنے کی (وصیت کرتاہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پرقائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنااورنئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہرنیانکالاجانے والاکام بدعت ہے اورہربدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کوامام ابوداؤداورامام ترمذی نے روایت کیاہے اورامام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قراردیاہے۔ اسی طرح سوال میں استغفاراوردرودشریف کے وردکے متعلق جو

سوال کیا گیا ہے' اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ a سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے' عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ أَحۡدَثَ فِی أَمۡرِنَا هٰذَا مَا لَيۡسَ مِنۡهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَنۡ عَمِلَ عَمَلاً لَيۡسَ عَلَيۡهِ أَمۡرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيرٌ فِی يَوۡمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتۡ لَهُ عَدۡلَ عَشۡرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتۡ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتۡ عَنۡهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتۡ لَهُ حِرۡزًا مِنَ الشَّيۡطَانِ يَوۡمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمۡسِیَ، وَلَمۡ يَأۡتِ أَحَدٌ بِأَفۡضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكۡثَرَ مِنۡهُ)

''جو شخص دن میں سو بار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ قَالَ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهِ فِی يَوۡمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتۡ عَنۡهُ خَطَايَاهُ وَإِنۡ كَانَتۡ مِثۡلَ زَبَدِ الۡبَحۡرِ)

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہو جائے' ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہو گا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے' اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ